الاربعین:

مَرَجَ البَحرَین
فِی
مَنَاقِبِ الحَسَنَین

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں اس کی فنی طورپر تصحیح اور تنظیم ہوئی ہے

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

فصل : 1

تسمیة النبي صلي اللہ علیه وآله وسلم الحسن و الحسین علیهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا)

1. عن علی رضی اللہ عنه قال : لما ولد حسن سماه حمزة، فلما ولد حسین سماه بإسم عمه جعفر. قال : فدعاني رسول االلہ صلي اللہ علیه وآله وسلم و قال : إني أُمرت أن أغیر إسم هٰذین. فقلت : أاللہ و رسوله أعلم، فسماهما حسنا و حسیناً.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نـام اس کے چچا کے نام پر جعفر رکھا. (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا : مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 159

2. ابو یعلي، المسند، 1 : 384، رقم : 498

3. حاکم، المستدرک، 4 : 308، رقم : 7734

4. مقدسي، الاحادیث المختارہ، 2 : 352، رقم : 734

5. هیثمي، مجمع الزوائد، 8 : 52

6. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 7 : 116

7. ذهبي، سیر أعلام النبلاء، 3 : 247

8. مزي، تهذیب الکمال، 6 : 399، رقم : 1323

2. عن سلمان رضي الله عنه قال : قال النبي صلي اللہ علیه وآله وسلم : سمیتهما یعني الحسن والحسین باسم ابني هارون شبرا و شبیرا.

‘‘حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میں نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔’’

1. طبراني، المعجم الكبير، 6 : 263، رقم : 6168

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 8 : 52

3. ديلمي، الفردوس، 2 : 339، رقم : 3533

4. ابن حجر مكي، الصواعق المحرقه، 2 : 563

3. عن سالم ﷺ قال : قال رسول اﷲ ﷺ : اني سميت ابني هذين حسن و حسين بأسماء ابني هارون شبر و شبير.

‘‘حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔’’

1. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 774، رقم : 1367

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 379، رقم : 32185

3. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 97، رقم : 2777

4. عن عكرمة قال : لما ولدت فاطمة الحسن بن علی جاء ت به الی رسول اﷲ ﷺ فسماه حسنا، فلما ولدت حسينا جاء ت به الي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم فقالت : يا رسول اﷲ صلي اﷲ عليک وسلم! هذا أحسن من هذا تعني حسينا فشق له من اسمه فسماه حسينا.

‘‘حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نام سے اخذ کرکے اُس کا نام حسین رکھا۔’’

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 335، رقم : 7981

2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 14 : 119

3. ذهبي، سير أعلام النبلا، 3 : 48

4. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 224

5. عن جعفر بن مُحَمّد عن ابيه أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم اشتق اسم حسين من حسن و سمي حسنا و حسينا يوم سابعهما.

’’حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین کا نام حسن سے اخذ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے نام حسن اور حسین علیہما السلام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھے۔

1. محب طبري، ذخائر العقبیٰ، 1 : 119

2. دولابی، الذرية الطاهره، 1 : 85، رقم : 146

6. عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال : لما ولدت فاطمة الحسن جاء النبی ﷺ فقال : أروني ابني ما سميتموه؟ قال : قلت : سميته حربا فقال : بل هو حسن فلما ولدت الحسين جاء رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم فقال : أروني ابني ما سميتموه؟ قال : قلت : سميته حربا قال : بل هو حسين ثم لما ولدت الثالث جاء رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم قال : أروني ابني ما سميتموه؟ قلت : سميته حربا. قال : بل هو محسن. ثم قال : إنما سميتهم بإسم ولد هارون شبر و شبير و مشبر.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا : میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : نہیں بلکہ وہ حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا : میں نے اس کا

نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر ارشاد فرمایا : میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔''

1. حاکم، المستدرک، 3 : 180، رقم : 4773

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 118، رقم : 935

3. ابن حبان، الصحیح، 15 : 410، رقم : 6985

4. طبراني، المعجم الکبیر، 3 : 96، رقم : 2773، 2774

5. هیثمي، مجمع الزوائد، 8 : 52

6. عسقلاني، الاصابه، 6 : 243، رقم : 8296

عسقلانی نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

7. بخاری، الادب المفرد، 1 : 286، رقم : 823

فصل : 2

الحسن والحسين من أسماء الجنة حجبهما االله

(حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا)

7. عن المفضل قال : إن االله حجب اسم الحسن والحسين حتي سمي بهما النبي صلي الله عليه وآله وسلم ابنيه الحسن والحسين.

''مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔''

1. نبهاني، الشرف المؤبد : 424

2. نووي، تهذيب الأسماء، 1 : 162، رقم : 118

3. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 2 : 13

8. عن عمران بن سليمان قال : الحسن و الحسين اسمان من أسماء أهل الجنة لم يكونا في الجاهلية.

’’عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔‘‘

1. دولابي، الذرية الطاهره، 1 : 68، رقم : 99

2. ابن حجر مكي، الصواعق المحرقه : 192

3. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 2 : 25

4. مناوي، فيض القدير، 1 : 105

فصل : 3

قال النبى ﷺ : الحسن والحسين هما أبناي

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسنین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں)

9. عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال : رأيت رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم أخذ بيد الحسن والحسين و يقول : هذان أبناي.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : یہ میرے بیٹے ہیں۔‘‘

1. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 284

2. ديلمي، الفردوس، 4 : 336، رقم : 6973

3. ابن جوزي، صفوة الصفوه، 1 : 763

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربىٰ، 1 : 124

10. عن فاطمة سلام االله عليها قالت : أن رسول االله صلي االله عليه وآله وسلم أتاها يوما. فقال : أين ابناي؟ فقالت : ذهب بهما علي، فتوجه رسول االله صلي االله عليه وآله وسلم فوجدهما يلعبان في مشربة و بين أيدهما فضل من تمر. فقال : يا عليّ! ألا تقلب ابني قبل الحر.

’’سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا : میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا : علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔‘‘

1. حاکم، المستدرک، 3 : 180، رقم : 4774

2. دولابي، الذرية الطاهره، 1 : 104، رقم : 193

11. عن المسيب بن نجبة قال : قال عليّ بن أبي طالب : قال النبي صلي االله عليه وآله وسلم : إن کل نبي اعطي سبعة نجباء أو نقباء، و أعطيت أنا أربعة عشر. قلنا : من هم؟ قال : أنا و أبناي و جعفر و حمزة و أبوبکر و عمر و مصعب بن عمير و بلال و سلمان والمقداد و حذيفة و عمار و عبد االله بن مسعود.

’’مسیب بن نجبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا : میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 6 : 123، کتاب المناقب، رقم : 3785

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 142، رقم : 1205

3. شيباني، الآحاد والمثاني، 1 : 189، رقم : 244

4. طبراني، المعجم الکبير، 6 : 215، رقم : 6047

5. ابن موسي، معتصر المختصر، 2 : 314

6. طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 1 : 225، رقم : 7، 8

7. ابن عبدالبر، الاستيعاب في معرفة الاصحاب، 3 : 1140

8. حلبي، السيرة الحلبيه، 3 : 390

9. ابن احمد خطيب، وسيلة الاسلام، 1 : 77

12. عن علی رضی الله عنه قال : ان الله جعل لكل نبی سبعة نجباء و جعل لنبينا أربعة عشر، منهم : أبوبكر و عمر و علیّ و الحسن والحسين و حمزة و جعفر و أبوذر و عبدالله بن مسعود و المقداد و عمار و سلمان و حذيفة و بلال.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : اللہ تعالی نے ہر نبی کے سات نجباء بنائے جبکہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چودہ نجیب عطا کئے۔ ان میں ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر، ابوذر، عبداللہ بن مسعود، مقداد، عمار، سلمان، حذیفہ اور بلال رضی اللہ عنھم شامل ہیں۔‘‘

1. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 12 : 484، رقم : 6957

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 1 : 228، رقم : 276

3. دارقطني، العلل، 3 : 262، رقم : 395

4. ابن جوزي، العلل المتناهية، 1 : 282، رقم : 455

فصل : 4

الحسن و الحسين عليهما السلام أهل البيت

(حسنین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں)

13. عن أم سلمة رضی الله عنها أن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم جمع فاطمة و حسنا و حسينا ثم أدخلهم تحت ثوبه ثم قال : اللهم هؤلاء أهل بيتي.

''ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہما السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا : اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 53، رقم : 2663

2. طبراني، المعجم الكبير، 23 : 308، رقم : 696

3. ابن موسیٰ، معتصر المختصر، 2 : 266

4. حاكم، المستدرک، 3 : 158، رقم : 4705

5. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 8

6. ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 3 : 486

14. عن سعد بن ابي وقاص رضی اﷲ عنه قال : لما نزلت هذه الاية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَ أَبْنَاءَ کُمْ) دعا رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : عليا و فاطمة و حسنا و حسينا فقال : اللهم هؤلاء اهلي.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا : یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

1. مسلم، الصحيح، 4 : 1871، كتاب فضائل الصحابه، رقم : 2404

2. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 225، كتاب تفسير القرآن، رقم : 2999

3. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 185، رقم : 1608

4. حاكم، المستدرک، 3 : 163، رقم : 4719

5. بيهقي، السنن الكبریٰ، 7 : 63، رقم : 13170

6. دورقي، مسند سعد، 1 : 51، رقم : 19

7. محب طبري، ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 25

15. عن ابي سعيد الخدري رضی اﷲ عنه في قوله (إِنَّمَا يُرِيْدُ اﷲُ لِيُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قال : نزلت في خمسة في رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة والحسن والحسين.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے اس فرمان ’’اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے‘‘ کے بارے میں فرماتے ہیں : یہ آیت مبارکہ ان پانچ ہستیوں کے بارے میں نازل ہوئی : حضور نبی اکرم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام۔‘‘

(15) 1. طبراني، المعجم الاوسط، 3 : 80، رقم : 3456

2. طبراني، المعجم الصغير، 1 : 23، رقم : 325

3. ابن حيان، طبقات المحدثين، 3 : 384

4. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 10 : 278

5. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 6

فائدہ : انہی پانچ ہستیوں کی متذکرہ تخصیص کے باعث عامۃ المسلمین میں ’’پنج تن‘‘ کی اِصطلاح مشہور ہے۔ جو شرعاً درست ہے اس میں کوئی مبالغہ یا اعتقادی غلو ہرگز نہیں۔

فصل : 5

النبي صلي الله عليه وآله وسلم هو عصبتهما و وليهما و أبوهما

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں)

16. عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : كل بني انثي فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإني أنا عصبتهم و أنا أبوهم.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 44، رقم : 2631

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 224

3. شوكاني، نيل الاوطار، 6 : 139

4. صنعاني، سبل السلام، 4 : 99

اس روایت میں بشر بن مہران کو ابن حبان نے '(الثقات، 8 : 140)' میں ثقہ شمار کیا ہے

5. حسيني، البيان والتعريف، 2 : 144، رقم : 1314

6. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 121

17. عن عمر بن الخطاب رضی اﷲ عنه قال : سمعت رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : کل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببي و نسبي کل ولد أب فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمه فإني أنا ابوهم و عصبتهم.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا. ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔''

1. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 626، رقم : 1070

2. حسيني، البيان والتعريف، 2 : 145، رقم : 1316

3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 169

مختصراً یہ روایت درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے :

4. عبدالرزاق، المصنف، 6 : 164، رقم : 10354

5. بيهقي، السنن الکبریٰ، 7 : 64، رقم : 13172

6. طبراني، المعجم الاوسط، 6 : 357، رقم : 6609

7. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 44، رقم : 2633

8. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 272

18. عن جابر رضی اﷲ عنه قال : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم لکل بني أم عصبة ينتمون اليهم إلا إبني فاطمة فأنا و ليهما و عصبتهما.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔‘‘

1. حاکم، المستدرک، 3 : 179، رقم : 4770

2. ابو یعلیٰ، المسند، 2 : 109، رقم : 6741

3. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 44، رقم : 2632

4. سخاوي، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول و ذوي الشرف : 130

19. عن فاطمة الكبري سلام اﷲ عليها قالت : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : لکل بني أنثي عصبة ينتمون إليه إلا ولد فاطمة، فأنا وليهم و أنا عصبتهم.

’’سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 423، رقم : 1042

2. ابویعلیٰ، المسند، 12 : 109، رقم : 6741

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 224

4. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 11 : 285

5. ديلمي، الفردوس، 3 : 264، رقم : 4787

6. مزي، تهذيب الكمال، 19 : 483

7. عجلوني،کشف الخفا، 2 : 157، رقم : 1968

فصل : 6

إن الحسن و الحسين عليهما السلام خير الناس نسباً

(حسنین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر نسب والے ہیں)

20. عن ابن عباس رضي االله عنهما قال : قال رسول االله صلي االله عليه وآله وسلم : أيها الناس! ألا أخبركم بخير الناس جدا و جدة؟ ألا أخبركم بخير الناس عما و عمة؟ ألا أخبركم بخير الناس خالا و خالة؟ ألا أخبركم بخير الناس أباً و أماً؟ هما الحسن و الحسين، جدهما رسول االله، و جدتهما خديجة بنت خويلد، و أمهما فاطمة بنت رسول االله، و أبوهما علي بن أبي طالب، و عمهما جعفر بن أبي طالب، و عمتهما أم هاني بنت أبي طالب، و خالهما القاسم بن رسول االله، و خالاتهما زينب و رقية و أم كلثوم بنات رسول االله، جدهما في الجنة و أبوهما في الجنة و أمهما في الجنة، و عمهما في الجنة و عمتهما في الجنة، و خالاتهما في الجنة، و هما في الجنة.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 66، رقم : 2682
2. طبراني، المعجم الاوسط، 6 : 298، رقم : 6462
3. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 13 : 229
4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 184
5. هندي، كنز العمال، 12 : 118، رقم : 34278

6. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 130

فصل : 7

الحسن و الحسين عليهما السلام هما ريحانتاي من الدنيا

(حسنین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دُنیا کے پھول ہیں)

21. عن ابن ابي نعم : سمعت عبداﷲ ابن عمر رضي اﷲ عنهما و سأله عن المحرم، قال شعبة : أحسبه بقتل الذباب، فقال : أهل العراق يسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم، و قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : هما ريحا نتاي من الدنيا.

’’ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے (حسین) کو شہید کر دیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے : وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

1. بخاري، الصحيح، 3 : 1371، کتاب فضائل الصحابه، رقم : 3543

2. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 85، رقم : 5568

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 425، رقم : 6969

4. طيالسي، المسند، 1 : 260، رقم : 1927

5. ابونعيم اصبهاني، حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 5 : 70

6. ابونعيم اصبهاني، حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 7 : 168

7. بيهقي، المدخل، 1 : 54، رقم : 129

22. عن عبدالرحمن بن ابی نعم : أن رجلا من أهل العراق سأل ابن عمر رضي اﷲ عنهما عن دم البعوض يصيب الثوب؟ فقال ابن عمر رضي اﷲ عنهما : انظروا إلي هذا يسأل عن دم البعوض و قد قتلوا ابن رسول اﷲ

صلي الله عليه وآله وسلم، و سمعت رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : ان الحسن و الحسين هما ريحانتي من الدنيا.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے (حسینؑ) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3770

2. بخاري، الصحيح، 5 : 2234، كتاب الادب، رقم : 5648

3. نسائي، السنن الكبرىٰ، 5 : 50، رقم : 8530

4. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 93، رقم : 5675

5. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 114، رقم : 5940

6. ابو يعلىٰ، المسند، 10 : 106، رقم : 5739

7. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 127، رقم : 2884

8. حكمي، معارج القبول، 3 : 1201

23. عن أبي أيوب الأنصاري رضى الله عنه قال : دخلت علي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين عليهما السلام يلعبان بين يديه أو في حجره، فقلت : يا رسول الله صلي الله عليک وسلم أتحبهما؟ فقال : و كيف لا أحبهما وهما ريحانتي من الدنيا أشمهما.

’’حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم : کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشن دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 4 : 155، رقم : 3990

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

3. عسقلاني، فتح الباري، 7 : 99

4. مباركپوري، تحفة الأحوذي، 6 : 32

5. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 282

فصل : 8

تأذين النبي صلي الله عليه وآله وسلم في أُذن الحسن والحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں اذان کہنا)

24. عن أبي رافع رضي الله عنه : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم أذن في أذن الحسن والحسين عليهما السلام حين ولدا.

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین پیدا ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ان کے کانوں میں اذان دی۔‘‘

1. روياني، المسند، 1 : 429، رقم : 708

2. طبراني، المعجم الكبير، 1 : 313، رقم : 926

3. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 31، رقم : 2579

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 60

5. ابن ملقن انصاري، خلاصة البدر المنير، 2 : 392، رقم : 2713

6. شوکاني، نيل الاوطار، 5 : 230

7. صنعاني، سبل السلام، 4 : 100

25. عن ابي رافع رضي الله عنه قال : رايت رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم اذن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة.

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کے ہاں حسن بن علی کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔''

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 4 : 97، كتاب الاضاحي، رقم : 1514

2. ابوداؤد، السنن، 4 : 328، كتاب الادب، رقم : 5105

3. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 391

4. روياني، المسند، 1 : 455، رقم : 682

5. طبراني، المعجم الكبير، 1 : 315، رقم : 931

6. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 336، رقم : 7986

7. بيهقي، السنن الكبرىٰ، 9 : 305

26. عن ابي رافع ﷺ قال : رايت رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم اذن في اذن الحسين حين ولدته فاطمة. هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔''

1. حاكم، المستدرک، 3 : 197، رقم : 4827

حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی

2. عسقلاني، تلخيص الحبير، 4 : 149، رقم : 1985

3. ابن ملقن انصاري، خلاصة البدر المنير، 2 : 391، رقم : 2713

4. شوكاني، نيل الاوطار، 5 : 229

فصل : 9

عقيقة النبي صلي الله عليه وآله وسلم عن الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا)

27. عن ابن عباس رضي االله عنهما : أن رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين كبشاً كبشاً.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔''

1. ابوداؤد، السنن، 3 : 107، كتاب الصحايا، رقم : 2841
2. ابن جارود، المنتقي، 1 : 229، رقم : 12 - 911
3. بيهقي، السنن الكبري، 9 : 302
4. طبراني، المعجم الكبير، 11 : 316، رقم : 11856
5. ابن عبدالبر، التمهيد، 4 : 314
6. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 10 : 151، رقم : 5302
7. صنعاني، سبل السلام، 4 : 97
8. ابن رشد، بداية المجتهد، 1 : 339
9. ابن موسيٰ، معتصر المختصر، 1 : 276

28. عن أنس رضي االله عنه : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين بكبشين.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے دو دنبے عقیقہ کے لئے ذبح کئے۔''

1. ابويعلي، المسند، 5 : 323، رقم : 2945
2. طبراني، المعجم الاوسط، 2 : 246، رقم : 1878
3. مقدسي، الاحاديث المختاره، 7 : 85، رقم : 2490
4. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 57
5. وادياشي، تحفة المحتاج، 2 : 538، رقم : 1701

29. عن ابن عباس رضي اﷲ عنهما قال : عق رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم عن الحسن و الحسين بكبشين كبشين.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔‘‘

1. نسائی، السنن، 7 : 165، کتاب العقیقہ، رقم : 4219

2. نسائي، السنن الكبري، 3 : 76، رقم : 4545

3. سيوطي، تنوير الحوالک، 1 : 335، رقم : 1071

4. زرقاني، شرح الموطا، 3 : 130

5. شوکاني، نيل الاوطار، 5 : 227

6. مبارکپوري، تحفة الاحوذی، 5 : 87

7. صنعاني، سبل السلام، 4 : 98

30. عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين، عن كل واحد منهما كبشين اثنين مثلين متكافئين.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک ہی جیسے دو دو دنبے عقیقہ میں ذبح کئے۔‘‘

حاکم، المستدرک، 4 : 265، رقم : 7590

31. عن عائشة رضي اﷲ عنها أنها قالت : عق رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم عن حسن شاتين و عن حسين شاتين، ذبحهما يوم السابع.

’’ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین کی پیدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔‘‘

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 330، رقم : 7963

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 58

3. ابن حبان، الصحيح، 12 : 127، رقم : 5311

4. وادياشي، تحفة المحتاج، 2 : 537، رقم : 1700

5. هيثمي، موارد الظمآن، 1 : 260، رقم : 1056

6. دولابي، الذرية الطاهرة، 1 : 85، رقم : 148

32. عن علي رضي الله عنه أن رسول صلي الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين. (32)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 29، رقم : 2572

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 4 : 58

فصل : 10

الحسن والحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبي صلي الله عليه وآله وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام . . . سراپا شبیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے)

33. عن علي رضي الله عنه قال : الحسن أشبه برسول االله صلي الله عليه وآله وسلم ما بين الصدر إلي الراس، والحسين أشبه بالنبي صلي الله عليه وآله وسلم ما كان أسفل من ذلک.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ تھے اور حسین سینہ سے نیچے تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ تھے۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 660، ابواب المناقب، رقم : 5779

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 99، رقم : 774

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 430 : رقم : 6974

4. طيالسي، المسند، 1 : 91، رقم : 130

5. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 774، رقم : 1366

6. مقدسي، الاحاديث المختارة، 2 : 394، رقم : 780، 781

7. هيثمي، مواردالظمآن، 1 : 553، رقم : 2235

8. ابن جوزي، صفوة الصفوه، 1 : 763

9. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 250

34. عن علي رضی الله عنه، قال : من سره أن ينظر الي أشبه الناس برسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ما بين عنقه الي وجهه فلينظر إلي الحسن بن علي، و من سره أن ينظر إلي أشبه الناس برسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ما بين عنقه الي كعبه خلقا و لونا فلينظر إلي الحسين بن علي.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔‘‘

طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 95، رقم : 2768، 2759

35. عن انس رضی الله عنه قال : كان الحسن و الحسين أشبههم برسول اﷲ ﷺ .

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔‘‘

عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 77، رقم : 1726

36. عن مُحَمَّد بن الضحاک الحزامی قال : کان وجه الحسن بن علی يشبه وجه رسول اﷲ ﷺ و کان جسد الحسين يشبه جسد رسول اﷲ ﷺ .

’’محمد بن ضحاک حزامی روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی علیہما السلام کا چہرہ مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی شبیہ تھا اور حسین کا جسم مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی شبیہ تھا۔‘‘

ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 14 : 127

فصل : 11

يرث الحسن والحسين عليهما السلام أوصاف النبي صلي الله عليه وآله وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام . . . وارثان اوصافِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

37. عن فاطمة بنت رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : أنها أتت بالحسن والحسين أباها رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم في شكوة التي مات فيها، فقالت : تورثهما يا رسول اﷲ شيئاً. فقال : أما الحسن فله هيبتي و سؤددي و أما الحسين فله جراتي و جودي.

’’سیدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائیں اور عرض کیا : یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرات و سخاوت کا۔‘‘

1. شيباني، الآحاد والمثاني، 1 : 299، رقم : 408
2. شيباني، الآحاد والمثاني، 5 : 370، رقم : 2971
3. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 423، رقم : 1041
4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 185
5. شوکاني، درالسحابه : 310
6. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي، 1 : 129
7. ابن حجر مکي، الصواعق المحرقه، 2 : 560

38. عن أم أيمن رضي االله عنها قالت : جاءَ ت فاطمة بالحسن و الحسين إلي النبي صلي الله عليه وآله وسلم، فقالت : يا نبي االله صلي االله عليک وسلم! انحلهما؟ فقال : نحلت هذا الكبير المهابة والحلم، و نحلت هذا الصغير المحبة والرضي.

’’حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حسنین کریمین علیہما السلام کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ان دونوں بیٹوں حسن و حسین کو کچھ عطا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں نے اس بڑے بیٹے (حسن) کو ہیبت و بردباری عطا کی اور چھوٹے بیٹے (حسین) کو محبت اور رضا عطا کی۔‘‘

1. ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، 4 : 280، رقم : 6829

2. هندي، كنز العمال، 13 : 760، رقم : 37710

39. عن زينب بنت أبي رافع : أتت فاطمة بابنيها إلي رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم في شكواه الذي توفي فيه، فقالت لرسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : هذان ابناک فورثهما شيئا. قال : أما حسن فان له هيبتي و سؤددي، و أما حسين فإن له جراتي و جودي.

’’حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوصال کے دوران اپنے دونوں بیٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا : یہ آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن کے لئے میری ہیبت و سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری جرات و سخاوت کی وراثت۔‘‘

1. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 299، رقم : 615

2. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 7 : 674، رقم : 11232

3. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 400

40. عن أبي رافع ﷺ قال : جاء ت فاطمة بنت رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم بحسن و حسين إلي رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم في مرضه الذي قبض فيه، فقالت : هذان ابناک فورثهما شيئا. فقال لها : أما حسن فان له ثباتي و سؤددي، و أما حسين فان له حزامتي و جودي.

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض پرداز ہوئیں : یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔‘‘

1. طبراني، المعجم الاوسط، 6 : 222

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 185

فصل : 12

الحسن و الحسين عليهما السلام سيدا شباب أهل الجنة

(حسنین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں)

41. عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3768

2. نسائي، السنن الکبري، 5 : 50، رقم : 8169

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 412، رقم : 6959

4. احمد بن حنبل، المسند، 3 : 3، رقم : 11012

5. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 378، رقم : 32176

6. طبراني، المعجم الاوسط، 2 : 347، رقم : 2190

7. طبراني، المعجم الاوسط، 6 : 10، رقم : 5644

8. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4778

9. هيثمي، مواردالظمآن، 1 : 551، رقم : 2228

10. ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 201)‘ میں اس کے رواۃ کو صحیح قرار دیا ہے

11. سيوطي، الدر المنثور في التفسير بالمأثور، 5 : 489

12. نسائي، خصائص علي، 1 : 142، رقم : 129

13. حكمي، معارج القبول، 3 : 1200

42. عن حذيفة رضي الله عنه قال : سألتني أمي : متي عهدک تعني بالنبي صلي الله عليه وآله وسلم فقلت : ما لي به عهد منذ كذا و كذا، فنالت مني، فقلت لها : دعيني آتي النبي صلي الله عليه وآله وسلم فأصلي معه المغرب و أسأله أن يستغفرلي ولک، فأتيت النبي صلي الله عليه وآله وسلم، فصليت معه المغرب، فصلي حتي صلي العشاء ثم أنفتل فتبعته فسمع صوتي فقال : من هذا؟ حذيفة! قلت : نعم، قال : ما حاجتک؟ غفر الله لک ولأمک. قال : ان هذا ملک لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة، استأذن ربه أن يسلم علي و يبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة و أن الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا میرا معمول کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنے دنوں سے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا۔ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ پس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوافل ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفہ! میں نے عرض کیا : جی ہاں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے پھر فرمایا : یہ ایک فرشتہ ہے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 660، ابواب المناقب، رقم : 3781

2. ابن حبان، الصحيح، 15 : 413، رقم : 6960

3. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 80، رقم : 8298

4. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 391، رقم : 23377

5. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 378، رقم : 32177

6. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 37، رقم : 2606

7. حاکم، المستدرک، 3 : 439، رقم : 5630

8. هيثمي، موارد الظمآن، 1 : 551، رقم : 2229

9. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 183

10. ابن حجر مکي، الصواعق المحرقه، 2 : 560

43. عن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔‘‘

1. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 378، رقم : 32179

2. بزار، المسند، 3 : 102، رقم : 885

3. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 36، رقم : 3601

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 4182

44. عن أنس بن مالک رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : نحن ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة : أنا و حمزة و علي و جعفر والحسن والحسين والمهدي.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔‘‘

1. ابن ماجه، السنن، 2 : 1368، کتاب الفتن، رقم : 4087

2. حاكم، المستدرک، 3 : 233، رقم : 4940

3. ابن حيان، طبقات المحدثين بأصبهان، 2 : 290، رقم : 177

4. کناني، مصباح الزجاجة، 4 : 204، رقم : 1452

5. ديلمي، الفردوس، 1 : 53، رقم : 142

6. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 7 : 283، رقم : 544

7. مزي، تهذيب الکمال، 5 : 53

45. عن عمر بن الخطاب ﷺ أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔''

1. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 35، رقم : 2598

طبرانی نے 'المعجم الاوسط (5 : 243، رقم : 5208)' میں حضرت اُسامہ بن زید سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 14 : 132

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 182

46. عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

1. ابن ماجه، السنن، 1 : 44، باب فضائل اصحاب رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، رقم : 118

2. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4780

3. ابن عساکر، تاريخِ دمشق الکبير، 14 : 133

4. کناني، مصباح الزجاجه، 1 : 20، رقم : 48

5. ذهبي، ميزان الاعتدال، 6 : 474

47. عن الحسين بن علي رضي االله عنهما قال سمعت جدي رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : لا تسبوا الحسن والحسين، فانهما سيدا شباب أهل الجنة من الأولين والأخرين.

''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

1. ابن عساکر، تاریخِ دمشق الکبیر، 14 : 131

2. ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (9 : 184)' میں اِسے مختصراً روایت کیا ہے۔

3. طبراني، المعجم الاوسط، 1 : 118، رقم : 366

4. شوکاني، درالسحابه في مناقب القرابه والصحابه : 301

48. عن عبدالله بن مسعود رضي االله عنهما قال : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔''

1. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4779

2. ابو نعيم، حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 5 : 58

3. ابن عساکر، تاریخِ دمشق الکبیر، 14 : 133

49. عن أبي هريرة ﷺ أن رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم قال : إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فأستأذن االله في زيارتي، فبشرني أن الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 36، رقم : 2604

2. نسائي، السنن الكبري، 5 : 146، رقم : 8515

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 183

4. مزي، تهذيب الكمال، 26 : 391

5. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 2 : 167

6. ذهبي، ميزان الاعتدال، 6 : 329

50. عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : خير شبابكم الحسن و الحسين.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین ہیں۔''

1. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 4 : 391، رقم : 2280

2. هندي،كنز العمال، 12 : 102، رقم : 34191

3. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 14 : 167

فصل : 13

الحسن و الحسين عليهما السلام طهرهما االله تطهيرا

(اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین علیہما السلام کو کمالِ تطہیر کی شانِ عظیم سے نواز دیا)

51. عن صفية بنت شيبة قالت : قالت عائشة رضي االله عنها : خرج النبي صلي الله عليه وآله وسلم غداة و عليه مرط مرحل من شعر أسود. فجاء الحسن بن علي فأدخله، ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاء ت فاطمة فأدخلها، ثم جاء علي فأدخله، ثم قال : (إنما يريد االله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت و يطهركم تطهيرا).

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاؤوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حسین آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر علی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ’’اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔‘‘

1. مسلم، الصحيح، 4 : 1883، كتاب فضائل الصحابه، رقم : 2424

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 370، رقم : 36102

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 672، رقم : 149

4. ابن راهويه، المسند، 3 : 678، رقم : 1271

5. حاكم، المستدرک، 3 : 159، رقم : 4705

6. بيهقي، السنن الکبریٰ، 2 : 149

7. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 6، 7

8. بغوي، معالم التنزيل، 3 : 529

9. ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 3 : 485

10. سيوطي، الدرالمنثور في التفسير بالماثور، 6 : 605

11. مبارک پوري، تحفة الأحوذي، 9 : 49

52. عن ام سلمة رضي االله عنها قالت : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : ألا! لا يحل هذا المسجد لجنب و لا لحائض إلا لرسول االله و علي و فاطمة و الحسن و الحسين. ألا! قد بينت لکم الأسماء أن لا تضلوا.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ (عورت) کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔‘‘

1. بيهقي، السنن الکبري، 7 : 65، رقم : 13178، 13179

2. هندي، کنز العمال، 12 : 101، رقم : 34183

3. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 14 : 166

4. ابن کثير، فصول من السيرة، 1 : 273

5. سيوطي، خصائص الکبري، 2 : 424

53. عن عمر بن أبي سلمة ربيب النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : لما نزلت هذه الآية علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم (إِنَّمَا يرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَکُمْ تَطْهِيْرًا). في بيت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا، فجللهم بکساء، و علي خلف ظهره فجلله بکساء، ثم قال : اللهم! هؤلاء أهل بيتي، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا.

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ جب ام سلمہ کے گھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت ’’اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے‘‘ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی

کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا : اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 351، کتاب تفسير القرآن، رقم : 3205

2. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 8

3. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 2 : 17

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 21

54. عن ام سلمة رضي اﷲ عنها ان النبي صلي الله عليه وآله وسلم ! جلل علي الحسن و الحسين و علي و فاطمة کساء ثم قال : اللهم هؤلاء اهل بيتي و خاصتي اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ سلام اللہ علیہم پر چادر پھیلائی اور فرمایا : اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی و طہارت سے نواز دے۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 699، کتاب المناقب، رقم : 3871

2. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 304، رقم : 26639

3. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 54، رقم : 2668

4. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 8

5. ابن کثير، تفسير القرآن العظيم، 3 : 485

6. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 297

فصل : 14

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : من أحبني فليحب هذين

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے)

55. عن عبد االله بن مسعود رضى االله عنهما قال : قال النبى ﷺ : من أحبنى فليحب هذين.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

1. نسائي، السنن الكبري، 5 : 50، رقم : 8170
2. نسائي، فضائل الصحابه، 1 : 20، رقم : 67
3. ابن خزيمه، الصحيح، 2 : 48، رقم : 887
4. بزار، المسند، 5 : 226، رقم : 1834
5. شاشي، المسند، 2 : 113، رقم : 638
6. ابويعلیٰ، المسند، 9 : 250، رقم : 5368
7. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 179
8. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 17

56. عن ابن عباس رضي االله عنهما قال : لما نزلت (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِيْ الْقُرْبٰى) قالوا : يا رسول االله صلي االله عليک وسلم! ومن قرابتک هؤلاء الذين و جبت علينا مودتهم؟ قال : علي و فاطمة و أبناهما.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ ''فرما دیں میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیر خواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز اہل قرابت سے محبت کے'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین)۔''

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 47، رقم : 2641
2. طبراني، المعجم الكبير، 11 : 444، رقم : 12259
3. هيثمي، مجمع الزوائد، 7 : 103

57. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سمعت رسول االله صلي االله عليه وآله وسلم يقول في الحسن والحسين : من أحبني فليحب هذين.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن اور حسین علیہما السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سنا : جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔‘‘

1. طيالسي، المسند، 1 : 327، رقم : 2052

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 180

58. عن زر بن جيش قال : قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : من أحبني فليحب هذين.

’’حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت رکھنا واجب ہے۔‘‘

1. ابن ابي شيبه، المصنف : 6 : 378، رقم : 32174

2. بيهقي، السنن الکبریٰ، 2 : 263، رقم : 3237

فصل : 15

من أحب الحسن والحسين عليهما السلام فقد أحبني

(جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی)

59. عن أبي هريرة ﷺ قال : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : من أحب الحسن والحسين فقد أحبني.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔‘‘

1. ابن ماجه، السنن، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، 1 : 51، رقم : 143

2. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 49 : رقم : 8168

3. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 288، رقم : 7863

4. طبراني، المعجم الاوسط، 5 : 102، رقم : 4795

5. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 47، رقم : 2645

6. ابو يعلي، المسند، 11 : 78، رقم : 2615

7. ابويعلي، المسند، 11 : 78 : رقم : 6215

8. ابن راهويه، المسند، 1 : 248، رقم : 211

8. نسائي، فضائل الصحابه، 1 : 20، رقم : 65

9. كناني، مصباح الزجاجه، 1 : 21، رقم : 52

10. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 1 : 141

60. عن عبد االله بن مسعود رضي االله عنهما أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال للحسن والحسين : من أحبهما فقد أحبني.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا : جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔''

1. بزار، المسند، 5 : 217، رقم : 1820

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 180

3. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 254، 284

4. ابن جوزي، صفوة الصفوه، 1 : 763

ہیثمی نے اس کی اسناد کو درست قرار دیا ہے۔

61. عن أبی حازم قال : شهدت حسينا حين مات الحسن و هو يدفع في قفا سعيد بن العاص و هو يقول : تقدم، فلولا السنة ما قدمتک، و سعيد امير علي المدينة يومئذ، قال : فلما صلوا عليه قام أبوهريرة فقال : أتنفسون علي ابن نبيكم تربة يدفنونه فيها، ثم قال : سمعت رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : من أحبهما فقد أحبني.

''ابوحازم بیان کرتے ہیں : میں حسن کی شہادت کے وقت حسین کے پاس حاضر تھا وہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو گردن سے پکڑ کر آگے کرتے ہوئے کہہ رہے تھے : (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے بڑھو، اگر سنت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتی تو میں آپ کو آگے نہ کرتا، اور سعید ان دنوں مدینہ کے امیر تھے۔ جب سب نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے فرمایا : تم کس دل سے اپنے نبی کے صاحبزادے کو زمین میں دفنا کر ان پر مٹی ڈال‑و گے‑ اور ساتھ انہوں نے (غم میں ڈوب کر) یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے س‑نا ہے : ج‑س نے ان سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔''

1. عبدالرزاق، المصنف، 3 : 71، رقم : 6369

2. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 531

3. حاکم، المستدرک، 3 : 187، رقم : 4799

4. بيهقي، السنن الکبري، 4 : 28، رقم : 6685

5. ذهبي، سيرأعلام النبلاء، 3 : 276

6. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 260

7. مزي، تهذيب الکمال، 6 : 254

فصل : 16

من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبه اﷲ

(جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی)

62. عن سلمان رضي الله عنه قال : سمعت رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : من أحبهما أحبني، ومن أحبني أحبه اﷲ، ومن أحبه اﷲ أدخله الجنة.

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہ‑وئے س‑نا : ج‑س نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ‑ نے محب‑ت ک‑ی، اور جس سے اللہ نے محبت کی اس نے اسے جنت میں داخل کردیا۔''

حاکم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4776

63. عن سلمان ﷺ قال : قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم للحسن و الحسين : من أحبهما أحببته، ومن أحببته أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله جنات النعيم.

’’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا : جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2655

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

3. شوكاني، در السحابه في مناقب القرابة والصحابه : 307

فصل : 17

قال النبی ﷺ : من أحب هذين كان معي يوم القيامة

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا)

64. عن علي بن أبي طالب ﷺ : أن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم أخذ بيد حسن و حسين، فقال : من أحبني و أحب هذين و أباهما و أمهما كان معي في درجتي يوم القيامة.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا : جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہو گا۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 641، ابواب المناقب، رقم : 3733

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 77، رقم : 576

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 693، رقم : 1185

4. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2654

5. مقدسي، الاحاديث المختاره، 2 : 45، رقم : 421

6. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 13 : 287، رقم : 7255

7. دولابي، الذرية الطاهره، 1 : 120، رقم : 234

8. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 228

9. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 258، رقم : 528

65. عن عليّ ﷺ عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : أنا و فاطمة و حسن و حسين مجتمعون، و من أحبنا يوم القيامة نأكل و نشرب حتي يفرق بين العباد.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تاآنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔''

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 41، رقم : 2623

2. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 13 : 227

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 174

66. عن ابن عباس رضي االله عنهما رفعه : أنا شجرة، و فاطمة حملها، و على لقاحها، والحسن والحسين ثمرتها، والمحبون أهل البيت ورقها، من الجنة حقاً حقا.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔''

1. ديلمي، الفردوس بمأ ثور الخطاب، 1 : 52، رقم : 135

2. سخاوي، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول صلي الله عليه وآله وسلم و ذوي الشرف : 99

فصل : 18

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : اللهم إني أحبهما فأحبهما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر)

67. عن البراء رضي الله عنه قال : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم أبصر حسنا و حسينا، فقال : اللهم! إني أحبهما فأحبهما.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 661، ابواب المناقب، رقم : 3782

2. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 252

3. شوکاني، نيل الاوطار، 6 : 140

ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

68. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال، قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : اللهم! اني أحبهما فأحبهما.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 446، رقم : 9758

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 775، رقم : 1371

3. ابن ابي شيبة، المصنف، 6 : 378، رقم : 32175

4. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 49، رقم : 6951

5. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 180

69. عن عبداالله بن مسعود رضي االله عنهما : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال للحسن و الحسين : اللهم! اني أحبهما فأحببهما.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘

1. بزار، المسند، 5 : 217، رقم : 1820

2. بزار نے ’المسند (8 : 253، رقم : 3317)‘ میں اسے ابن قرہ سے بھی روایت کیا ہے۔

3. ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 180)‘ میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

4. شوکانی نے بھی ’درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ (ص : 305، 306)‘ میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

70. عن أسامة بن زيد رضي االله عنهما قال، قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : اللهم! إني أحبهما فأحبهما و أحب من يحبهما.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔‘‘

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3769

2. ابن حبان، الصحيح، 15 : 423، رقم : 6967

3. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 39، رقم : 2618

4. مقدسي، الاحاديث المختاره، 4 : 113، رقم : 1324

71. عن عبداالله بن عثمان بن خثيم يرويه عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم اخذ رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يوما حسنا و حسينا فجعل هذا علي هذا الفخذ و هذا علي هذا الفخذ، ثم اقبل علي الحسن فقبله ثم اقبل علي الحسين فقبله ثم قال : اللهم! اني أحبهما فأحبهما.

’’عبداللہ بن عثمان بن خثیم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حسنین کریمین علیہما السلام کو پکڑ کر اپنی رانوں پر بٹھایا پھر حسن کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا پھر حسین کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا، پھر فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘

ابن راشد، الجامع، 11 : 140

72. عن يعلي بن مرة ﷺ أن حسنا و حسينا أقبلا يمشيان إلي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم، فلما جاء أحدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخري في عنقه، فقبّل هذا ثم قبّل هذا، ثم قال : اللهم! إني أحبهما فأحبهما.

’’یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 32، رقم : 2587

2. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 274، رقم : 703

3. قصاعي، مسند الشهاب، 1 : 50، رقم : 26

4. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 255

73. عن أنس بن مالک ﷺ يقول : سئل رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : أي أهل بيتک أحب إليک؟ قال : الحسن و الحسين.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا : آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3772

2. ابويعلیٰ، المسند، 7 : 274، رقم : 4294

3. شوكاني، درالسحابه في مناقب القرابه و الصحابه : 301

فصل : 19

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أبغضني

(جس نے حسنین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا)

74. عن أبي هريرة ﷺ قال : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : من أبغضهما فقد أبغضني.

’’ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔‘‘

1. ابن ماجه، السنن، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، 1 : 51، رقم : 143
2. نسائي، السنن الكبري، 5 : 49 : رقم : 8168
3. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 288، رقم : 7863
4. طبراني، المعجم الاوسط، 5 : 102، رقم : 4795
5. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 47، رقم : 2645
6. ابويعلي، المسند، 11 : 78، رقم : 6215
7. ابن راهويه، المسند، 1 : 248، رقم : 211
8. نسائي، فضائل الصحابه، 1 : 20، رقم : 65
9. كناني، مصباح الزجاجه، 1 : 21، رقم : 52
10. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 1 : 141

75. عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : من أبغضهما فقد أبغضني.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔‘‘

ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 284

76. عن عبداالله بن عباس رضي االله عنهما قال : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : من أبغضهما فقد أبغضني.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ’’جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔‘‘

ابن عدي، الكامل، 3 : 434

فصل : 20

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام أبغضه اﷲ

(جس نے حسنین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا)

77. عن سلمان ﷺ قال : سمعت رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : من أبغضهما أبغضني، و من أبغضني أبغضه اﷲ، ومن أبغضه اﷲ أدخله النار.

’’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔‘‘

حاكم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4776

78. عن سلمان ص، قال : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم للحسن و الحسين من أبغضهما أو بغي عليهما أبغضته، ومن أبغضته أبغضه اﷲ، ومن أبغضه اﷲ أدخله عذاب جهنم وله عذاب مقيم.

’’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا : جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2655

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

3. شوكاني، در السحابه في مناقب القرابه والصحابه : 307

فصل : 21

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ)

79. عن أم سلمة رضي اﷲ عنها قالت : جاء ت فاطمة بنت النبي صلي الله عليه وآله وسلم إلي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم متوركة الحسن و الحسين، في يدها برمة للحسن فيها سخين حتي أتت بها النبي صلي الله عليه وآله وسلم فلما وضعتها قدامه، قال لها : أين أبو الحسن؟ قالت : في البيت. فدعاه، فجلس النبي صلي الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة و الحسن و الحسين يأكلون، قالت أم سلمة رضي اﷲ عنها : وما سامني النبي صلي الله عليه وآله وسلم وما أكل طعاما قط إلا و أنا عنده إلا سامنيه قبل ذلک اليوم، تعني سامني دعاني إليه، فلما فرغ التف عليهم بثوبه ثم قال : اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم.

’’ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لا کے رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا : ابوالحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا : گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا : اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔‘‘

1. ابويعلیٰ، المسند، 12 : 383، رقم : 6915

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 166

3. حسيني، البيان والتعريف، 1 : 149، رقم : 396

فصل : 22

النبي صلي الله عليه وآله وسلم حرب لمن حارب الحسن والحسين عليهما السلام

(جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان جنگ فرما دیا)

80. عن زيد بن أرقم رضي االله عنه، أن رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم قال لعلي و فاطمة و الحسن و الحسين رضي االله عنهم : أنا حرب لمن حاربتم، و سلم لمن سالمتم.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا : جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔‘‘

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 699، ابواب المناقب، رقم : 3870

2. ابن ماجه، السنن، 1 : 52، رقم : 145

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 434، رقم : 6977

4. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 378، رقم : 32181

5. حاکم، المستدرک، 3 : 161، رقم : 4714

6. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 40، رقم : 20 - 2619

7. طبراني، المعجم الکبير، 5 : 184، رقم : 31 - 5030

8. طبراني، المعجم الاوسط، 5 : 182، رقم : 5015

9. هيثمي، موارد الظمآن، 1 : 555، رقم : 2244

10. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ : 62

11. ذهبی، سير اعلام النبلاء، 2 : 125

12. مزی، تهذيب الکمال، 13 : 112

81. عن زيد بن ارقم ﷺ ان النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال لفاطمة و الحسن و الحسين : أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم (تینوں) سے فرمایا : جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔‘‘

1. ابن حبان، الصحيح، 15 : 434، رقم : 6977

2. طبراني، المعجم الاوسط، 3 : 179، رقم : 2854

3. طبراني، المعجم الصغير، 2 : 53، رقم : 767

4. ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 169)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

5. هيثمي، موارد الظمآن : 555، رقم : 2244

6. محاملي، الامالي : 447، رقم : 532

7. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 7 : 220

82. عن أبي هريرة ﷺ قال : نظر النبي صلي الله عليه وآله وسلم إلي علي و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال : أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا : جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 442

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 767، رقم : 1350

3. حاکم نے ’المستدرک (3 : 161، رقم : 4713)‘ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس میں کوئی جرح نہیں کی۔

4. طبرانی، المعجم الکبير، 3 : 40، رقم : 2621

5. خطیب بغدادي، تاريخ بغداد، 7 : 137

6. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 2 : 122

7. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 58 - 257

8. ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 169)‘ میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان میں اختلاف ہے جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

83. عن أبی بكر الصديق رضي الله عنه قال : رأيت رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم خيم خيمة و هو متکئ علي قوس عربية و في الخيمة علي و فاطمة والحسن والحسين فقال : معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة حرب لمن حاربهم ولي لمن والاهم لا يحبهم إلا سعيد الجد طيب المولد ولا يبغضهم إلا شقي الجد ردئ الولادة.

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے مسلمانوں کی جماعت جو اہل خیمہ سے صلح کرے گا میری بھی اس سے صلح ہو گی جو ان سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہو گی۔ جو ان کو دوست رکھے گا میری بھی اس سے دوستی ہو گی، ان سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور ان سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔‘‘

محب طبري، الرياض النضرة في مناقب العشره، 3 : 154

فصل : 23

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : بأبي و أمي أنتما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے ماں باپ آپ پر قربان)

84. عن سلمان رضي الله عنه قال : کنا حول النبي صلي الله عليه وآله وسلم فجاء ت ام ايمن فقالت : يا رسول اﷲ صلي اﷲ عليک وسلم! لقد ضل الحسن و الحسين، قال : و ذلک راد النهار يقول ارتفاع النهار. فقال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : ’’قوموا فاطلبوا ابني.‘‘ قال : و اخذ کل رجل تجاه وجهه و اخذت نحو النبي صلي الله

عليه وآله وسلم فلم يزل حتي اتي سفح جبل و إذا الحسن و الحسين ملتزق كل واحد منهما صاحبه، و إذا شجاع قائم علي ذنبه يخرج من فيه شه النار، فاسرع اليه رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم، فالتفت مخاطبا لرسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم، ثم انساب فدخل بعض الأحجرة، ثم اتاهما فافرق بينهما و مسح وجههما و قال : بأبي و أمي أنتما ما أكرمكما علي اﷲ.

’’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا : حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا : میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 65، رقم : 2677

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 182

3. شوكاني، درالسحابه في مناقب القرابة والصحابه : 309

85. عن عبداﷲ بن مسعود رضي اﷲ عنهما قال : كان النبي صلي اﷲ عليه وآله وسلم يصلي و الحسن و الحسين علي ظهره، فباعدهما الناس، و قال النبي صلي اﷲ عليه وآله وسلم دعوهما بأبي هما و أمي.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے ان کو منع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ان کو چھوڑ دو، ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 47، رقم : 2644

2. ابن حبان، الصحيح، 15 : 426، رقم : 6970

3. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 378، رقم : 32174

4. هيثمي، مواردالظمآن، 1 : 552، رقم : 2233

فصل : 24

فزع النبي صلي الله عليه وآله وسلم ببکاء الحسن والحسين عليهما السلام

(حسنين کريمين عليہما السلام کے رونے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پريشان ہو گئے)

86. عن يحيي بن أبي کثير : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم سمع بکاء الحسن و الحسين، فقام فزعا، فقال : إن الولد لفتنة لقد قمت إليهما و ما أعقل.

’’يحيي بن ابی کثير روايت کرتے ہيں کہ حضور نبي اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن و حسين عليہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پريشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمايا : بے شک اولاد آزمائش ہے، ميں ان کے لئے بغير غور کئے کھڑا ہو گيا ہوں۔‘‘

ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 379، رقم : 32186

87. عن يزيد بن أبي زياد قال : خرج النبي صلي الله عليه وآله وسلم من بيت عائشة فمر علي فاطمة فسمع حسينا يبکي، فقال : ألم تعلمي أن بکاء ه يؤذيني.

’’يزيد بن ابو زياد سے روايت ہے کہ حضور نبي اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشريف لائے اور سيدہ فاطمہ سلام اللہ عليہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حسين کو روتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمايا : ’’کيا تجھے معلوم نہيں کہ اس کا رونا مجھے تکليف ديتا ہے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 116، رقم : 2847

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 201

3. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 284

فصل : 25

نزل النبی ﷺ من المنبر للحسن و الحسین علیهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے)

88. عن أبي بريدة ﷺ يقول : كان رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يخطبنا إذ جاء الحسن و الحسين عليهما السلام، عليهما قميصان أحمران يمشيان و يعثران، فنزل رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم من المنبر فحملهما و وضعهما بين يديه، ثم قال : صدق اﷲ : (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) فنظرت إلي هذين الصبيين يمشيان و يعثران، فلم أصبر حتي قطعت حديثي و رفعتهما

’’حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (صغر سنی کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا : اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے : (بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔) میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘‘

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 658، ابواب المناقب، رقم : 3774

2. نسائي، السنن، 3 : 192، كتاب صلاة العيدين، رقم : 1885

3. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 345

4. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 770، رقم : 1358

5. ابن حبان، الصحيح، 13 : 403، رقم : 6039

6. بيهقي، السنن الكبري، 3 : 218، رقم : 5610

7. هيثمي، مواردالظمآن، 1 : 552، رقم : 2230

8. قرطبي، الجامع لاحكام القرآن، 18 : 143

9. ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 4 : 377

10. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 403

11. ابن جوزي، التحقيق، 1 : 505، رقم : 805

فصل : 26

الحسن والحسين عليهما السلام كانا يمصّان لسان النبي صلي الله عليه وآله وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک چوستے تھے)

89. عن أبي هريرة ﷺ فقال : أشهد لخرجنا مع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم حتي إذا كنا ببعض الطريق سمع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم صوت الحسن و الحسين، و هما يبكيان و هما مع أمهما، فأسرع السير حتي أتاهما، فسمعته يقول لها : ما شأن ابني؟ فقالت : العطش قال : فاخلف رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم الي شنة يبتغي فيها ماء، و كان الماء يومئذ أغدارا، و الناس يريدون الماء، فنادي : هل أحد منكم معه ماءٔ؟ فلم يبق أحد الا أخلف بيده الي كلابه يبتغي الماء في شنة، فلم يجد أحد منهم قطرة، فقال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : ناوليني أحدهما، فناولته اياه من تحت الخدر، فأخذه فضمه الي صدره و هو يطغو ما يكست، فأدلع له لسانه فجعل يمصه حتي هدأ أو سكن، فلم أسمع له بكاء، و الآخر يبكي كما هو ما يسكت فقال : ناوليني الآخر، فناولته اياه ففعل به كذلک، فسكتا فما أسمع لهما صوتا

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا : میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی : کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاؤوں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا : ایک بچہ مجھے دیں اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو

رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : دوسرا بھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔’’

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2656

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

ہیثمی نے اس کے رواۃ ثقہ قرار دیئے ہیں۔

3. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 231

4. ابن عساکر، تاريخِ دمشق، 13 : 221

5. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 298

6. شوکاني، در السحابه في مناقب القرابه و الصحابه : 306

7. سيوطي، الخصائص الکبریٰ، 1 : 106

فصل : 27

الحسن والحسين عليهما السلام کانا يلعبان علي بطن النبي صلي الله عليه وآله وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے)

90. عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال : دخلت علي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين يلعبان علي بطنه، فقلت : يا رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ! أتحبهما؟ فقال : و مالي لا أحبهما و هما ريحانتاي.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔‘‘

1. بزار، المسند، 3 : 287، رقم : 1079

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

3. شوکاني، درالسحابه : 307

ہیثمی نے اس کے رواۃ صحیح قرار دیئے ہیں۔

91. عن انس بن مالک رضي الله عنه قال : دخلت أو ربما دخلت علي رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم والحسن والحسين يتقلبان علي بطنه، قال : و يقول : ريحانتي من هذه الأمة.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہوتے : یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔‘‘

1. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 49، رقم : 8167

2. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 150، رقم : 8529

فصل : 28

رکب الحسن والحسين عليهما السلام علي ظهر النبي صلي اﷲ عليه وآله وسلم خلال الصلوة

(حسنین کریمین علیہما السلام دورانِ نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے)

92. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كنا نصلي مع رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رفيقا و يضعهما علي الأرض، فإذا عاد، عادا حتي قضي صلاته، أقعدهما علي فخذيه.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 513، رقم : 10669

2. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 51، رقم : 2659

3. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4782

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

5. ابن عدي، الکامل، 6 : 81، رقم : 1615

6. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 256

7. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 258

8. شوکاني، نيل الاوطار، 2 : 124

9. سيوطي، الخصائص الکبري، 2 : 136

10. ابن کثير، البدايه والنهايه، 6 : 152

93. عن زر بن جيش رضي الله عنه قال : کان رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ذات يوم يصلي بالناس فأقبل الحسن و الحسين عليهما السلام و هما غلامان، فجعلا يتوثبان علي ظهره إذا سجد فأقبل الناس عليهما ينحيانهما عن ذلک، قال : دعوهما بأبي و أمي.

’’زر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسنین کریمین علیہما السلام جو اس وقت بچے تھے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو۔ ۔ ۔ یعنی سوار ہونے دو۔‘‘

بيهقي، السنن الکبریٰ، 2 : 263، رقم : 3237

94. عن عبداﷲ بن مسعود رضي اﷲ عنهما قال : کان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا أرادوا أن يمنعوهما أشار إليهم أن دعوهما، فلما صلي وضعهما في حجره.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو. یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔‘‘

1. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 50، رقم : 8170

2. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 71

3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 122

95. عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : کان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي فجاء الحسن و الحسين عليهما السلام (أو أحدهما)، فرکب علي ظهره فکان إذا سجد رفع رأسه أخذ بيده فأمسکه أو أمسکهما، ثم قال : نعم المطية مطيتکما

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھاتے تو حسن و حسین علیہما السلام دونوں میں سے کوئی ایک آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو تھام لیتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے : تم دو سواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الاوسط، 4 : 205، رقم : 3987

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 182

96. عن أنس بن مالک ﷺ قال : کتب النبي صلي الله عليه وآله وسلم لرجل عهدا فدخل الرجل يسلم علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي، فرأي الحسن والحسين يرکبان علي عنقه مرة و يرکبان علي ظهره مرة و يمران بين يديه و من خلفه، فلما فرغ الصلاة قال له الرجل : ما يقطعان الصلاة؟ فغضب النبي صلي الله عليه وآله وسلم فقال : ناولني عهدک. فأخذه فمزقه، ثم قال : من لم يرحم صغيرنا و لم يؤقر کبيرنا فليس مناولا أنا منه.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو عہدنامہ لکھ کر دیا تو اس شخص نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت نماز میں سلام عرض کیا، پھر اس نے دیکھا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک اور کبھی پشت مبارک پر سوار ہوتے ہیں اور حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے سے گزر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا : کیا وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہیں توڑتے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں آ کر فرمایا : مجھے اپنا عہد نامہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا : جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔''

محب طبري، ذخائر العقبیٰ، 1 : 132

97. عن بن عباس رضي االله عنهما قال : صلي رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم صلاة العصر، فلما کان في الرابعة أقبل الحسن والحسين حتي رکبا علي ظهر رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، فلما سلم وضعهما بين يديه و أقبل الحسن فحمل رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم الحسن علي عاتقه الأيمن والحسين علي عاتقه الأيسر.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عصر ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہوگئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن رضی اللہ عنہ کے آگے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔''

1. طبراني، المعجم الاوسط، 6 : 298، رقم : 6462

2. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 66، رقم : 2682

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 184

فصل : 29

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم للحسنين : نعم الراكبان هما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمانا : یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں)

98. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : خرج علينا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم و معه حسن و حسين هذا علي عاتقه و هذا علي عاتقه.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کندھے پر حسن اور دوسرے کندھے پر حسین سوار تھے۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 440، رقم : 9671

2. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4777

حاکم اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 777، رقم : 1376

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 179

5. مزي، تهذيب الکمال، 6 : 228

6. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 71

7. مناوي، فيض القدير، 6 : 32

ہیثمی نے اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

99. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : رأيت الحسن والحسين عليهما السلام علي عاتقي النبي صلي الله عليه وآله وسلم، فقلت : نعم الفرس تحتکما قال : و نعم الفارسان هما

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین علیہما السلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا : ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔‘‘

1.بزار، المسند، 1 : 418

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

ہیثمی نے ابو یعلٰی کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے

3. حسيني، البيان والتعريف، 2 : 263، رقم : 1672

4. شوکاني، در السحابه في مناقب القرابة و الصحابه : 308

5. ابن عدي، الکامل، 2 : 362

100. عن سلمان رضي الله عنه قال : کنا حول النبي صلي الله عليه وآله وسلم فجاء ت أم أيمن فقالت : يا رسول اﷲ لقد ضل الحسن و الحسين عليهما السلام قال : و ذلک راد النهار يقول ارتفاع النهار. فقال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : قوموا فاطلبوا ابني. قال : و أخذ کل رجل تجاه وجهه و أخذت نحو النبي صلي الله عليه وآله وسلم فلم يزل حتي أتي سفح جبل و اذا الحسن والحسين عليهما السلام ملتزق کل واحد منهما صاحبه و اذا شجاع قائم علي ذنبه يخرج من فيه شه النار، فأسرع اليه رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم فالتفت مخاطبا لرسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ثم انساب فدخل بعض الأحجرة ثم أتاهما فأفرق بينهما و مسح و جههما و قال : بأبي و أمي أنتما ما أکرمکما علي اﷲ ثم حمل أحدهما علي عاتقه الأيمن والآخر علي عاتقه الأيسر فقلت : طوباکما نعم المطية مطيتکما فقال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : و نعم الراکبان هما

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں راوی کہتے ہیں، دن خوب نکلا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتٰی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے

آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان (حسنین کریمین علیہما السلام) کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور اُن کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا : میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ایک کو اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔ میں نے عرض کیا : تمہاری سواری کتنی خوب ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ بھی تو دیکھو کہ دونوں سوار کتنے خوب ہیں۔‘‘

1.طبراني، المعجم الكبير، 3 : 65، رقم : 2677

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 182

3.شوكاني، در السحابه في مناقب القرابة والصحابه : 309

101. عن أبي جعفرص قال : مر رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم بالحسن و الحسين عليهما السلام و هو حاملهما علي مجلس من مجالس الأنصار، فقالوا : يا رسول االله صلي االله عليک وسلم! نعمت المطية قال : و نعم الراكبان.

’’حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : سوار بھی کیا خوب ہیں۔‘‘

ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 380، رقم : 32185

102. عن جابر ﷺ قال دخلت علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم و هو يمشي علي أربعة، و علي ظهره الحسن و الحسين عليهما السلام، و هو يقول : نعم الجمل جملكما، و نعم العدلان أنتما

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار (دو ٹانگوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک

پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 52، رقم : 2661

2. صيداوي، معجم الشيوخ، 1 : 266، رقم : 227

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 182

4. رامهرمزي، امثال الحديث : 128 رقم : 98

5. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 256

6. قزويني، التدوين في اخبار قزوين، 2 : 109

7. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي، 1 : 132

103. عن أبي هريرة ﷺ قال : وقف رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم علي بيت فاطمة فسلم، فخرج إليه الحسن و الحسين عليهما السلام، فقال له رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : ارق بأبيک أنت عين بقة و أخذ بأصبعيه فرقي علي عاتقه، ثم خرج الآخر الحسن او الحسين مرتفعة احدي عينيه، فقال له رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : مرحبا بک ارق بأبيک أنت عين البقة و أخذ بأصبعيه فاستوي علي عاتقه الآخر.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزھراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا : اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تکتا ہوا باہر آگیا تو اسے بھی فرمایا : خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 49، رقم : 2652

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 180

فصل : 30

كان يُطيل النبي صلي الله عليه وآله وسلم السجود للحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کرلیتے تھے)

104. عن أنس رضي الله عنه قال : كان رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يسجد فيجئ الحسن أو الحسين فيركب علي ظهره فيطيل السجود. فيقال : يا نبي اﷲ! أطلت السجود، فيقول : ارتحلني ابني فكرهت أن أعجله.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدوں کو لمبا کرلیتے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا : اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔‘‘

1. ابو يعلیٰ، المسند، 6 : 150، رقم : 3428

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

105. عن عبداﷲ بن شداد عن أبيه قال : خرج علينا رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم في احدي صلاتي العشاء و هو حامل حسناً أو حسيناً فتقدم رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم فوضعه ثم كبر للصلاة فصلي، فسجد بين ظهراني صلاته سجدة أطالها قال أبي : فرفعت رأسي و اذا الصبي علي ظهر رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم وهو ساجد فرجعت الي سجودي، فلما قضي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم الصلاة، قال الناس : يا رسول اﷲ انک سجدت بين ظهراني صلاتک سجدة أطلتها حتي ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه يوحي إِليک. قال : ذلک لم يکن ولکن ابني ارتحلني فکرهت أن أعجله حتي يقضي حاجته.

عبداللہ بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر

فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا : میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

1. نسائي، السنن، 2 : 229، کتاب التطبيق، رقم : 1141

2. احمد بن حنبل، المسند، 3 : 493

3. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 380، رقم : 32191

4. طبراني، المعجم الکبير، 7 : 270، رقم : 7107

5. شيباني، الآحاد والمثاني، 2 : 188، رقم : 934

6. بيهقي، السنن الکبري، 2 : 263، رقم : 3236

7. حاکم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4775

8. ابن موسي، معتصر المختصر، 1 : 102

9. ابن حزم، المحلي، 3 : 90

10. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 299

فصل : 31

کان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يضمّ الحسن والحسين عليهما السلام إليه تحت ثوبه

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے)

106. عن أسامة بن زيد رضي االله عنهما قال : طرقت النبي صلي الله عليه وآله وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلي الله عليه وآله وسلم وهو مشتمل علي شئ لا أدري ما هو فلما فرغت ما حاجتي قلت : ما هذا الذي أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فإذا حسن و حسين علي و ركيه فقال : هذان أبناي.

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا : میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔''

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3769

2. نسائي، السنن الكبريٰ، 5 : 149، رقم : 8524

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 423، رقم : 6967

4. بزار، المسند، 7 : 31، رقم : 2580

5. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 378، رقم : 32182

6. مقدسي، الاحاديث المختارة، 4 : 94، رقم : 1307

7. هيثمي، مواردالظمآن، 1 : 552، رقم : 2234

8. ابن حجر مكي، الصواعق المحرقه، 2 : 404

107. عن أنس بن مالک ﷺ يقول : کان رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول لفاطمة : أدعي أبني فيشمهما و يضمهما إليه.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے : میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینہ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔''

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3772

2. ابویعلیٰ، المسند، 7 : 274، رقم : 4294

3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 121

فصل : 32

أوّل من يدخل الجنة مع النبي صلي الله عليه وآله وسلم هو الحسن والحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں)

108. عن علي رضي الله عنه قال : أخبرني رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين. قلت : يا رسول الله صلي الله عليک وسلم! فمحبونا؟ قال : من ورائکم.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارے پیچھے۔‘‘

1. حاکم، المستدرک، 3 : 164، رقم : 4723

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 14 : 173

3. هندي، کنز العمال، 12 : 98، رقم : 34166

4. ابن حجر مکی نے ’الصواعق المحرقہ (2 : 448)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے

5. محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ 1 : 123

109. عن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه قال : شکوت الي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم حسد الناس اياي، فقال : أما ترضي أن تکون رابع أربعة أول من يدخل الجنة : أنا و أنت و الحسن و الحسين.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 624

2. طبراني، المعجم الکبير، 1 : 319، رقم : 950

3. طبراني، المعجم الکبير، 3 : 41، 2624

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 131، 174

5. قرطبي، الجامع لاحکام القرآن، 16 : 22

6. محب طبري، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، 1 : 90

7. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقه، 2 : 466

فصل : 33

تزيين اﷲ عزوجل الجنة بالحسن و الحسين عليهما السلام

(اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا)

110. عن عقبة بن عامرﷺ، أن رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم قال : الحسن و الحسين شنفا العرش و ليسا بمعلقين، و إن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : إذا استقر أهل الجنة في الجنة، قالت الجنة : يا رب! وعدتني أن تزينني برکنين من أرکانک! قال : أولم أزينک بالحسن و الحسين؟

’’عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی : اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا : کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔‘‘

1. طبراني، المعجم الاوسط، 1 : 108، رقم : 337

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 184

3. ذهبي، ميزان الاعتدال، 1 : 278

4. عسقلاني، لسان الميزان، 1 : 257، رقم : 804

5. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 2 : 239، رقم : 697

6. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 13 : 228

7. مناوي، فيض القدير، 3 : 415

8. ابن حجر مکي، الصواعق المحرقه، 2 : 562

111. عن أنس ﷺ قال : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : فخرت الجنة علي النار فقالت : أنا خير منک، فقالت النار : بل أنا خير منک، فقالت لها الجنة إستفهاما : و ممه؟ قالت : لأن في الجبابرة و نمرود و فرعون فأسکتت، فأوحي اﷲ اليها : لا تخضعين، لأزينن رکنيک بالحسن و الحسين، فماست کما تميس العروس في خدرها.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا : میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا : اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالٰی نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا : تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الاوسط، 7 : 148، رقم : 7120

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 184

اس حدیث کے ایک راوی ’’عباد بن صہیب‘‘ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، عبدان اھوازی نے اس کو صادق قرار دیا اور یحییٰ بن معین نے ابو عاصم النبیل سے اس کی روایت ثابت کی ہے۔

1. ابن شاهين، تاريخ اسماء الثقات، 1 : 171

2. ذهبي، المغني في الضعفاء، 1 : 326

3. ابن عدي، الکامل، 4 : 347

112. عن العباس بن زريع الأزدي عن أبيه مرفوعا، قال : قالت الجنة : يا رب! حسنتني فحسن أركاني، قال : قد حسنت أركانک بالحسن و الحسين.

’’حضرت عباس بن زریع ازدی اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا : اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین و جمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین علیہما السلام کے ذریعے حسین و جمیل بنا دیا ہے۔‘‘

1. عسقلاني، لسان الميزان، 6 : 241، رقم : 848

2. ذهبي، ميزان الاعتدال، 7 : 157، رقم : 9458

3. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 1 : 287

فصل : 34

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام في قبة تحت العرش يوم القيامة

(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الٰہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے)

113. عن أبي موسي الأشعري ﷺ قال : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : أنا و عليّ و فاطمة و الحسن و الحسين يوم القيامة في قبة تحت العرش.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔‘‘

1. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 174

2. هندي، کنز العمال، 12 : 100، رقم : 34177

3. عسقلاني، لسان الميزان، 2 : 94

4. زرقاني، شرح الموطا، 4 : 443

114. عن عمر بن الخطاب ﷺ، قال : قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : إن فاطمة و عليا و الحسن و الحسين في حظيرة القدس في قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہو گا۔‘‘

1. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 14 : 61

2. هندي، كنز العمال، 12 : 98، رقم : 34167

115. عن عليّ ﷺ عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : في الجنة درجة تدعي الوسلية؟ فإذا سألتم االله فسلوا لي الوسيلة؟ قالوا : يا رسول االله! من يسكن معک؟ قال : علي و فاطمة و الحسن و الحسين.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور حسین و حسین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔‘‘

1. ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 2 : 45

2. هندي، كنز العمال، 12 : 103، رقم : 34195

فصل : 35

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام مع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يوم القيامة

(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں گے)

116. عن علي ﷺ قال : دخل علي رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم و انا نائم علي المنامة فاستسقي الحسن او الحسين قال فقام النبي صلي الله عليه وآله وسلم الي شاة لنا بكي فحلبها فدرت فجاء ه الحسن فنحاه

النبي صلي الله عليه وآله وسلم فقالت فاطمة : يا رسول الله صلي الله عليک وسلم! کانه احبهما اليک قال : لا ولکنه استسقي قبله، ثم قال : إني و اياک و هذين و هذا الراقد في مکان واحد يوم القيامة.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک) نے پانی مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بکری کے پاس آئے جو بہت کم دودھ والی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا دودھ نکالا تو اس نے بہت زیادہ دودھ دیا، پس حسن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگتا ہے یہ آپ کو ان دونوں میں زیادہ پیارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا : میں، آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 101، رقم : 792

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 13 : 228

3. شيباني، السنة، 2 : 598، رقم : 1322

4. بزار، المسند، 3 : 30، رقم : 779

5. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 170

6. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 692، رقم : 1183

7. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 25

117. عن أبي سعيد الخدري ﷺ قال : ان النبي صلي الله عليه وآله وسلم دخل علي فاطمة رضي الله عنها فقال : أني و اياک و هذا النائم. . . يعني عليا. . . و هما. . . يعني الحسن و الحسين. . . لفي مکان واحد يوم القيامة.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا : میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘

1. حاكم، المستدرک، 3 : 147، رقم : 4664

2. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 405، رقم : 1016

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 171

حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

118. عن أبي فاختة رضي الله عنه قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة و الحسن و الحسين في بيت فاستسقي الحسن، فقام رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم في جوف الليل، فسقاه، فسأله الحسين فأبي أن يسقيه، فقيل : يا رسول الله صلي االله عليک وسلم! كأن حسنا أحب اليک من حسين؟ قال : لا ولكنه استسقاني قبله، ثم قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : يا فاطمة! أنا و انت و هذين و هذا الراقد (لعلي) في مقام واحد يوم القيامة.

’’حضرت ابو فاختہ (سعید بن علاقہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم گھر پر تھے کہ حسن نے پانی مانگا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدھی رات کو اُٹھ کر اسے پانی پلایا۔ (اسی دوران جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن کو پانی پلانے ہی والے تھے) کہ حضرت حسین نے وہی پانی طلب کیا، جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے دینے سے انکار فرمایا (کیونکہ حسین ان سے قبل پانی مانگ چکے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی ترتیب سے دینا چاہتے تھے یہ بغرض تعلیم و تربیت تھا)۔ عرض کیا گیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! لگتا ہے کہ آپ کو حسین سے زیادہ حسن محبوب ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ وجہ نہیں بلکہ حسن نے حسین سے پہلے مانگا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے فاطمہ! میں، تم، یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (یعنی علی) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔‘‘

ابن عساكر، تاريخ دمشق، 13 : 227، رقم : 3204

فصل : 36

إستعاذة النبي صلي الله عليه وآله وسلم للحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا)

119. عن ابن عباس رضي االله عنهما قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يعوذ الحسن و الحسين، و يقول : إن أباكما كان يعوذ بها إسماعيل و إسحاق : أعوذ بكلمات االله التامة من كل شيطان وهامة و من كل عين لامة.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے ’’میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

1. بخاري، الصحيح، 3 : 1233، كتاب الانبياء، رقم : 3191

2. ابن ماجه، السنن، 2 : 1164، كتاب الطب، رقم : 3525

120. عن علي ﷺ قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يعوذ حسنا و حسينا، فيقول : أعيذكما بكلمات االله التامات من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة. قال : و قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : عوذوا بها أبنائكم، فإن إبراهيم كان يعوذ بها ابنيه إسماعيل و إسحاق.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے : میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (امت کیلئے بھی) فرمایا : تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔‘‘

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 336، رقم : 7987

2. طبراني، المعجم الاوسط، 9 : 79

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 5 : 113

121. عن ابن عباس رضي االله عنهما، قال كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يعوذ الحسن و الحسين : أعيذكما بكلمات االله التامة من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة. ثم يقول : كان أبوكم يعوذ بهما إسماعيل و إسحاق.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے : میں تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے : تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔‘‘

1. ابوداؤ، السنن، 4 : 235، کتاب السنة، رقم : 4737

2. نسائي، السنن الکبریٰ، 6 : 250، رقم : 10845

3. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 236، رقم : 2112

4. ابن حبان، الصحيح، 3 : 291، رقم : 1012

5. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4781

6. ابن ابي شيبه، المصنف، 5 : 47، رقم : 23577

7. ابن راهويه، المسند، 1 : 36، رقم : 4

8. طبراني، المعجم الاوسط، 5 : 101، رقم : 4793

9. طبراني، المعجم الصغير، 2 : 31، رقم : 727

10. بخاري، خلق افعال العباد، 1 : 97

11. ابن جوزي، تلبيس ابليس، 1 : 48

122. عن عبدالله بن مسعود رضي االله عنهما قال : كنا جلوسا مع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم إذ مر به الحسن و الحسين و هما صبيان، فقال : هاتوا ابني أعوذ هما بما عوذ به إبراهيم إبنيه إسماعيل و إسحاق، قال : أعيذكما بكلمات االله التامة من كل عين لامة و من كل شيطان و هامة.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ، میں انہیں دم کر دوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہم السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 10 : 72، رقم : 9984

2. بزار، المسند، 4 : 304، رقم : 1483

3. ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 13 : 224

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 5 : 113

5. هيثمي، مجمع الزوائد، 10 : 187

123. عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال : إني سمعت رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : اللهم! أستودعكهما و صالح المؤمنين يعني الحسن و الحسين.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! میں ان دونوں حسن و حسین کو اور نیک مومنین کو تیری حفاظت خاص میں دیتا ہوں۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 5 : 85، رقم : 5037

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 194

3. هندي، كنز العمال، 12 : 119، رقم : 34281

فصل : 37

ضوء الطريق للحسن و الحسين عليهما السلام ببرقة

(آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا)

124. عن أبي هريرة ﷺ قال : كنا نصلي مع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رفيقاً و يضعهما علي الأرض، فإذا عاد، عادا حتي قضي صلا ته، أقعدهما علي فخذيه، قال : فقمت إليه، فقلت : يا رسول االله ! أردهما فبرقت برقة، فقال : لهما : الحقا بأمكما، قال : فمكث ضوئها حتي دخلا.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام نے دوبارہ ایسے ہی کیا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کرنے کے بعد دونوں کو اپنی (مبارک) رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! میں انہیں واپس چھوڑ آتا ہوں۔ پس اچانک آسمانی بجلی چمکی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حسنین کریمین علیہما السلام) کو فرمایا کہ اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک وہ روشنی برقرار رہی۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 513، رقم : 10669

2. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 51، رقم : 2659

3. حاكم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4782

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

5. ابن عدي، الكامل، 6 : 81، رقم : 1615

6. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 256

7. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 258

8. شوكاني، نيل الاوطار، 2 : 124

تشجيع النبي صلي الله عليه وآله وسلم و جبريل عليه السلام للحسنين عليهما السلام علي المصارعة

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا)

125. عن أبي هريرة ﷺ، عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : كان الحسن و الحسين عليهما السلام يصطرعان بين يدي رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، فكان رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : هي حسن. فقالت فاطمة سلام االله عليها : يا رسول االله صلي االله عليک وسلم! لم تقول هي حسن؟ فقال : إن جبريل يقول : هي حسين.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : حسن جلدی کرو. سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صرف حسن کو ہی ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا : کیونکہ جبرئیل امین حسین کو جلدی کرنے کا کہہ کر داد دے رہے تھے۔‘‘

1. ابويعلیٰ، المعجم، 1 : 171، رقم : 196

2. عسقلاني، الاصابه، 2 : 77، رقم : 1726

3. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 2 : 26

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 134

5. ابن عدي، الکامل، 5 : 18، رقم : 1191

126. عن مُحَمَّد بن علي رضي االله عنهما قال : اصطرع الحسن و الحسين رضي االله عنهما عند رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، فجعل رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : هي حسن. قالت له فاطمة : يا رسول االله صلي الله عليک وسلم! تعين الحسن کانه أحب إليک من الحسين؟ قال : إن جبريل يعين الحسين و أنا أحب أن أعين الحسن.

’’محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : حسن جلدی کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ فاطمہ نے

عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں لگتا ہے وہ آپ کو حسین سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (نہیں) جبرئیل حسین کی مدد کر رہے تھے اسلئے میں نے چاہا کہ حسن کی مدد کروں۔''

1. هيثمي، مسند الحارث، 2 : 910، رقم 992

2. سيوطي، الخصائص الكبري، 2 : 465

3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي، 1 : 134

127. عن بن عباس رضي االله عنهما قال : اتخذ الحسن والحسين عند رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، فجعل يقول : هي يا حسن! خذ يا حسن! فقالت عائشة : تعين الكبير علي الصغير. فقال : إن جبريل يقول : خذ يا حسين.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے حسن جلدی کرو! حسن پکڑ لو تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (اس لئے کہ) جبرئیل امین (پہلے سے ہی) حسین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑلو، پکڑلو کہہ رہے تھے۔''

ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 13 : 223

فصل : 39

كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يقبل الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے)

128. عن ابی هريره ﷺ قال : خرج علينا رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم و معه حسن و حسين، هذا علي عاتقه و هذا علي عاتقه، وهو يلثم هذا مرة و يلثم هذا مرة.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 400، رقم : 9671

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 777، رقم : 1376

3. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4777

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 179

5. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 228

6. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 71

7. مناوي، فيض القدير، 6 : 32

129. عن أبي المعدل عطية الطفاوي عن أبيه أن أم سلمة حدثته قالت : بينما رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم في بيتي يوما اذ قالت الخادم أن عليا و فاطمة بالسدة، قالت : فقال لي : قومي فتنحي لي عن أهل بيتي، قالت : فقمت فتنحيت في البيت قريبا، فدخل عليّ و فاطمة و معهما الحسن و الحسين و هما صبيان صغيران، فأخذ الصبيين فوضعهما في حجره فقبلهما.

''ابو معدل عطیہ طفاوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اﷲ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا : دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اﷲ عنہا بیان کرتی ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا : ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اﷲ عنہا فرماتی ہیں : میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 296، رقم : 26582

2. ابن کثیر، تفسیرالقرآن العظیم، 3 : 485

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 166

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 22

130. عن يعلي بن مرة ﷺ قال : إن حسنا و حسينا أقبلا يمشيان إلي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم، فلما جاء احدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخري في عنقه، فقبّل هذا، ثم قبّل هذا.

’’حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلتے ہوئے آئے، جب ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔‘‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 32، رقم : 2587

2. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 274، رقم : 703

3. قضاعي، مسند الشهاب، 1 : 50، رقم : 26

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربیٰ، 1 : 122

131. عن عتبة بن غزوان رضي الله عنه قال : بينما رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم جالس إذ جاء الحسن و الحسين فركبا ظهره، فوضعهما في حجره فجعل يقبل هذا مرة و هذا مرة.

’’عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔‘‘

ابن قانع، معجم الصحابة، 2 : 265، رقم : 786

فصل : 40

ذهب النبي صلي الله عليه وآله وسلم للمباهلة و معه الحسن والحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے)

132. عن الشعبي ﷺ قال : لما أراد رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم أن يلا عن أهل نجران، أخذ بيد الحسن والحسين و كانت فاطمة تمشي خلفه.

’’حضرت شعبي رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔‘‘

1. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 389، رقم : 36184

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 7 : 426، رقم : 37014

3. عسقلاني، فتح الباري، 8 : 94، رقم : 4119

133. عن ابن زيد قال : قيل لرسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : لو لاعنت القوم بمن كنت تأتي حين قلت : ابناء نا و ابناء كم قال : حسن و حسين.

’’ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قول ’ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے‘ کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین کو۔‘‘

طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 3 : 301

134. عن علباء بن احمر اليشكري قال : لما نزلت هذه الأية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَ أَبْنَاءَ كُمْ وَ نِسَاءَ نَا وَ نِسَاءَ كُمْ. . .) أرسل رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم الي علي و فاطمة و ابنيهما الحسن والحسين.

’’علباء بن احمر یشکری سے روایت ہے کہ جب یہ آیت. . . اے حبیب فرما دیجئے! آؤ بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو. . . نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، اور ان کے بیٹوں حسن و حسین علیہم السلام کو بلا بھیجا۔‘‘

1. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 13 : 301

2. سیوطي، الدر المنثور، 2 : 233

135. عن جابر رضي الله عنه أن وفد نجران اتوا النبي صلي الله عليه وآله وسلم فقالوا : ما تقول في عيسي بن مريم؟ فقال : هو روح الله و كلمته و عبد الله و رسوله. قالوا له : هل لک أن نلاعنک؟ إنه ليس کذلک. قال : و ذاک أحب إليکم؟ قالوا : نعم. قال : فإذا شئتم فجاء النبي صلي الله عليه وآله وسلم و جمع ولده والحسن والحسين.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا : کیا آپ ہمارے ساتھ مباھلہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ ایسے نہ تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جیسے تمہاری مرضی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔''

1. حاکم، المستدرک، 2 : 649، رقم : 4157

2. سیوطي، الدر المنثور، 2 : 231

مآخذ و مراجع

1۔ القرآن الحکیم

2۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمانی کوفی (159۔ 235ھ / 776۔ 849ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب : مکتبۃ الرشد، 1409ھ۔

3۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (555۔ 630ھ / 1160۔ 1233ھ)۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ۔

4۔ ابن احمد خطیب، ابوالعباس احمد بن احمد (م۔ 810ھ)۔ وسیلۃ الاسلام بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بیروت، لبنان : دارالغرب الاسلامی، 1984ء

5۔ ابن جارود، ابو محمد عبداللہ بن علی النیشاپوری (م : 307ھ)۔ المنتقی۔ بیروت، لبنان : موسسۃ الکتاب الثقافیہ، 1408ھ / 1988ء۔

6۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (510۔ 579ھ / 1116۔ 1201ء)۔ صفوۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1409ھ / 1989ء۔

7۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (510۔ 579ھ / 1116۔ 1201ء)۔ العلل المتناھیہ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1403ھ۔

8۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (510۔ 579ھ / 1116۔ 1201ء)۔ التحقیق فی احادیث الخلاف۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1415ھ۔

9۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (510۔ 579ھ / 1116۔ 1201ء)۔ تلبیس ابلیس۔ بیروت، لبنان : دارالکتاب العربی، 1405ھ / 1985ء

10۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270۔ 354ھ / 884۔ 965ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، 1414ھ / 1993ء۔

11۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270۔ 354ھ / 884۔ 965ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان : دار الفکر، 1395ھ / 1975ء۔

12۔ ابن حجر مکی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ہیتمی (م 973ھ)۔ الصواعق المحرقۃ علی اهل الرفض والضلال والزندقۃ۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالۃ، 1997ء۔

13۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (384۔ 456ھ / 994۔ 1064ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان : دار الآفاق الجدیدہ۔

14۔ ابن حیان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الانصاری (274۔ 369ھ)۔ طبقات المحدثین باصبهان۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، 1412ھ / 1992ء۔

15۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (223۔ 311ھ / 838۔ 924ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان : المکتب الاسلامی، 1390ھ / 1970ء۔

16۔ ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (161۔ 237ھ / 778۔ 851ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب : مکتبۃ الایمان، 1412ھ / 1991ء۔

17۔ ابن راشد، معمر ازدی (م۔ 151ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان : مکتبۃ الایمان، 1995ء۔

18۔ ابن رشد، ابو الولید محمد بن احمد بن محمد (م۔ 559ھ)۔ بدایۃ المجتهد۔ بیروت، لبنان : دارالفکر۔

19۔ ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (297۔ 385ھ)۔ تاریخ اسماء الثقات۔ کویت : الدارالسلفیہ، 1404ھ۔

20۔ ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (368۔ 473ھ / 979۔ 1071ء)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ بیروت، لبنان : دارالجیل، 1412ھ۔

21۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (368۔ 463ھ / 979۔ 1071ء)۔ التمہید۔ مغرب (مراکش) : وزات عموم الاوقاف و الشؤون الاسلامیہ، 1387ھ۔

22۔ ابن عدی، ابو احمد عبداللہ جرجانی (277۔ 365ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان : دارالفکر، 1409ھ / 1988ء۔

23۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی (499۔ 571ھ / 1105۔ 1176ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی، 1421ھ / 2001ء۔

24۔ ابن قانع، ابو الحسین عبدالباقی بن قانع (265۔ 351ھ)۔ *معجم الصحابۃ*۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب : مکتبۃ الغرباء الاثریہ، 1418ھ۔

25۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (701۔ 774ھ / 1301۔ 1373ء)۔ البدایہ والنہایہ۔ بیروت، لبنان : دارالفکر، 1419ھ / 1998ء۔

26۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (701۔ 774ھ / 1301۔ 1373ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان : دارالمعرفہ، 1400ھ / 1980ء۔

27۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (701۔ 774ھ / 1301۔ 1373ء)۔ فصول من السیرۃ۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ علوم القرآن، دار القلم، 1399ھ۔

28۔ ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی (209۔ 273ھ / 824۔ 887ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1419ھ / 1998ء۔

29۔ ابن ملقن انصاری، عمر بن علی (773۔ 804ھ)۔ خلاصۃ البدر المنیر۔ ریاض، سعودی عرب : مکتبہ الرشد، 1410ھ۔

30۔ ابن موسیٰ، ابو المحاسن یوسف الحنفی۔ المعتصر من المختصر من مشکل الہ آثار۔ بیروت، لبنان : عالم الکتب۔

31۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (202۔ 275ھ / 817۔ 889ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان : دارالفکر، 1414۔

32۔ ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (336۔ 430ھ / 948۔ 1038ء)۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان : دار الکتاب العربی، 1400ھ / 1980ء۔

33۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن مثنی بن یحیي بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (210۔ 307ھ / 825۔ 919ء)۔ المسند۔ دمشق، شام : دارالمامون للتراث، 1404ھ / 1984ء۔

34۔ ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیي بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (210۔ 307ھ / 825۔ 919ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان : ادارۃ العلوم و الاثریہ، 1407ھ۔

35۔ احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (164۔ 241ھ / 780۔ 855ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ۔

36۔ احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (164۔ 241ھ / 780۔ 855ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان : المکتب الاسلامی، 1398ھ / 1978ء۔

37۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (194۔ 256ھ / 810۔ 870ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان : دارالبشائر الاسلامیہ، 1409ھ / 1989ء۔

38۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (194۔ 256ھ / 810۔ 870ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام : دارالقلم، 1401ھ / 1981ء۔

39۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (194۔ 256ھ / 810۔ 870ء)۔ خلق افعال العباد۔ ریاض، سعودی عرب : دارالمعارف السعودیہ، 1398ھ / 1978ء۔

40۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بصری (210۔ 292ھ / 825۔ 905ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان : 1409ھ۔

41۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (436۔ 516ھ / 1044۔ 1122ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان : دارالمعرفہ، 1407ھ / 1987ء۔

42۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (384۔ 458ھ / 994۔ 1066ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب : مکتبہ دارالباز، 1414ھ / 1994ء۔

43۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (384۔ 458ھ / 994۔ 1066ء)۔ المدخل الی السنن الکبریٰ۔ کویت : دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، 1404ھ / 1984ء۔

44۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی، (210۔ 279ھ / 825۔ 892ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان : داراحیاء التراث العربی۔

45۔ حاکم، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (321۔ 405ھ / 933۔ 1014ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1411ھ / 1990ء۔

46۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (1054۔ 1120ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان : دارالکتاب العربی، 1401ھ۔

47۔ حکمی، حافظ بن احمد (1342۔ 1377ھ)۔ معارج القبول بشرح سلم الوصول الی علم الاصول۔ دمام : دار ابن قیم، 1410ھ / 1990ء۔

48۔ حلبی، علی بن برہان الدین (1404ھ)۔ السیرۃ الحلبیۃ / انسان العیون۔ بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، 1400ھ۔

49۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (392۔ 463ھ / 1002۔ 1071ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ۔

50۔ دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (306۔ 385 / 918۔ 995ء)۔ علل۔ ریاض، سعودی عرب : دار طیبہ، 1405ھ / 1985ء

51۔ دورقی، ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (168۔ 246ھ)۔ مسند سعد بن ابی وقاص۔ بیروت، لبنان : دارالبشائر الاسلامیہ، 1407ھ۔

52۔ دولابی، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (224۔ 310ھ)۔ الذریۃ الطاہرہ النبویہ۔ کویت : الدارالسلفیہ، 1407ھ۔

53۔ دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (445۔ 509ھ / 1053۔ 1115ء)۔ الفردوس بماثور الخطاب۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1986ء۔

54۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (673۔ 748ھ)۔ سیر اعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالۃ، 1413ھ۔

55۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (673۔ 748ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت۔ لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1995ء۔

56۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (673۔ 748ھ)۔ المغنی فی الضعفاء۔

57۔ رامہرمزی، ابوالحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد (م۔ 576ھ)۔ امثال الحدیث۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، 1409ھ۔

58۔ رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون (م 307ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر : مؤسسۃ قرطبہ، 1416ھ۔

59۔ زرقانی، ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (1055۔ 1122ھ / 1645۔ 1710ء)۔ شرح الموطا۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1411ھ۔

60۔ سخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن (831ھ / 902ء)۔ اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذوِی الشرف۔ بیروت، لبنان : دارالمدینہ، 1421ھ / 2001ء۔

61۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (849۔ 911ھ / 1445۔ 1505ء)۔ الخصائص الکبریٰ۔ فیصل آباد، پاکستان : مکتبہ نوریہ رضویہ۔

62۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (849۔ 911ھ / 1445۔ 1505ء)۔ الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت، لبنان : دار المعرفہ۔

63۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (849۔ 911ھ / 1445۔ 1505ء)۔ تنویر الحوالک شرح موطا مالک۔ مصر : مکتبہ التجاریہ الکبریٰ، 1389ھ / 1969ء۔

64۔ شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م 335ھ / 946ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب : مکتبۃ العلوم و الحکم، 1410ھ۔

65۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (1173۔ 1250ھ / 1760۔ 1834ء)۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار۔ بیروت، لبنان : دارالفکر، 1402ھ / 1982ء۔

66۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (1173۔ 1250ھ / 1760۔ 1834ء)۔ درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ۔ دمشق، شام : دارالفکر، 1494ھ / 1984ء۔

67۔ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (206۔ 287ھ / 822۔ 900ء)۔ الآحاد و المثانی۔ ریاض، سعودی عرب : دار الرایہ، 1411ھ / 1991ء۔

68۔ شیبانی، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (206۔ 287ھ / 822۔ 900ء)۔ السنہ۔ بیروت، لبنان : المکتب الاسلامی، 1400ھ۔

69۔ صنعانی، محمد بن اسماعیل (773۔ 852ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان : داراحیاء التراث العربی، 1379ھ۔

70۔ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابوالحسین (305۔ 402ھ)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1405ھ۔

71۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب : مکتبة المعارف، 1405ھ / 1985ء۔

72۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1403ھ / 1983ء۔

73۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق : مطبعة الزہراء الحدیثہ۔

74۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر : مکتبہ ابن تیمیہ۔

75۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (224۔ 310ھ / 839۔ 923ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان : دارالمعرفہ، 1400ھ / 1980ء۔

76۔ طیالسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (133۔ 204ھ / 751۔ 819ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان : دارالمعرفہ۔

77۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (126۔ 211ھ / 744۔ 826ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان : المکتب الاسلامی، 1403ھ۔

78۔ عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی بن عبدالغنی جراحی (1087۔ 1162ھ / 1676۔ 1749ء)۔ کشف الخفاء و مزیل الالباس۔ بیروت، لبنان : مؤسسة الرسالہ، 1405ھ۔

79۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔ بیروت، لبنان : دارالجیل، 1412ھ / 1992ء۔

80۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ تلخیص الحبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب : 1484ھ / 1964ء۔

81۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، 1404ھ / 1984ء۔

82۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، 1406ھ / 1986ء۔

83۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان : دارنشر الکتب الاسلامیہ، 1401ھ / 1981ء۔

84۔ قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیی اموی (284۔ 380ھ / 897۔ 990ء)۔ الجامع لاحکام القرآن۔ بیروت، لبنان : داراحیاء التراث العربی۔

85۔ قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی اخبار قزوین۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1987ء۔

86۔ قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م 454ھ / 1062ء)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، 1407ھ / 1986ء۔

87۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (762۔ 840ھ)۔ مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان : دارالعربیۃ، 1403ھ۔

88۔ مبارک پوری، ابو علا محمد عبدالرحمن بن عبد الرحیم (1283۔ 1353ھ)۔ تحفۃ الاحوذی۔ بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیہ۔

89۔ محاملی، ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (235۔ 330ھ / 849۔ 941ء)۔ الامالی۔ عمان + اردن + الدمام : المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، 1412ھ۔

90۔ محب طبری، ابو جعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (615۔ 694ھ / 1218۔ 1295ء)۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ۔ جدہ، سعودی عرب : مکتبۃ الصحابہ، 1415ھ / 1995ء۔

91۔ محب طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (615۔ 694ھ / 1218۔ 1295ء)۔ الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ۔ بیروت، لبنان : دار الغرب الاسلامی، 1996ء۔

92۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی (654۔ 742ھ / 1256۔ 1341ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، 1400ھ / 1980ء۔

93۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (206۔ 261ھ / 821۔ 875ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی۔

94۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م 643ھ)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب : مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، 1410ھ / 1990ء۔

95۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (952۔ 1031ھ / 1545۔ 1621ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر : مکتبہ تجاریہ کبری، 1356ھ۔

96۔ نبہانی، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (1265۔ 1350ھ)۔ الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فیصل آباد، پاکستان : چشتی کتب خانہ، 1986ء۔

97۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303ھ / 830۔ 915ء)۔ السنن۔ حلب، شام : مکتب المطبوعات الاسلامیہ، 1406ھ / 1986ء۔

98۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303ھ / 830۔ 915ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1411ھ / 1991ء۔

99۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303ھ / 830۔ 915ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1405ھ۔

100۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303ھ / 830۔ 915ء)۔ خصائص علی۔ کویت : مکتبہ المعلا، 1406ھ۔

101۔ نووی، ابو زکریا، یحیی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (631۔ 677ھ / 1233۔ 1278ء)۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیہ۔

102۔ وادیاشی، عمر بن علی بن احمد اندلسی (723۔ 804ھ)۔ تحفۃ المحتاج الی ادلۃ المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب : دار حراء، 1406ھ۔

103۔ ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م۔ 975ھ)۔ کنز العمال فی سنن الافعال والاقوال۔ بیروت، لبنان : مؤسسۃ الرسالہ، 1399ھ / 1979ء۔

104۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (735۔ 807ھ / 1335۔ 1405ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر : دارالریان للتراث + بیروت، لبنان : دارالکتاب العربی، 1407ھ / 1987ء۔

105۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (735۔ 807ھ / 1335۔ 1405ء)۔ **موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ۔

106۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (735۔ 807ھ / 1335۔ 1405ء)۔ **مسند الحارث (زوائد الہیثمی)**۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب : مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، 1413ھ / 1992ء۔

فہرست

فصل : 1..4
فصل : 2..7
فصل : 3..8
فصل : 4..10
فصل : 5..12
فصل : 6..15
فصل : 7..16
فصل : 8..18
فصل : 9..19
فصل : 10..22
فصل : 11..24
فصل : 12..26
فصل : 13..32
فصل : 14..34
فصل : 15..36
فصل : 16..38
فصل : 17..39
فصل : 18..41
فصل : 19..44
فصل : 20..46

فصل : 21 47
فصل : 22 48
فصل : 23 50
فصل : 24 52
فصل : 25 53
فصل : 26 54
فصل : 27 55
فصل : 28 56
فصل : 29 60
فصل : 30 64
فصل : 31 65
فصل : 32 67
فصل : 33 68
فصل : 34 70
فصل : 35 71
فصل : 36 73
فصل : 37 76
فصل : 38 77
فصل : 39 79
فصل : 40 81
•آخذ و مراجع 84